بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۶ ہجرت ۱۳۴۶ ہش ۵ صفر ۱۳۸۷ھ ۱۶ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۰۵

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۵ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

○ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ ناک کے ذریعہ غذا دی جا رہی ہے۔ کمزوری اور گھبراہٹ بہت ہے۔ بخار بھی ۱۰۲ تک ہے۔ احباب حضرت شاہ صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

○ مکرم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن ۱۴ مئی کو ربوہ تشریف لائے۔ فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں ضروری امور کی سرانجام دہی اور حضور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے بعد اسی روز شام کو واپس لاہور تشریف لے گئے۔

○ محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب نائب ناظر بیت المال قادیان حج بیت اللہ سے واپس قادیان آنے کے بعد اچانک درد گردہ اور حبس بول کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہو گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی امرتسر سے آمدہ تار سے معلوم ہوا ہے کہ درد کی شدت میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے انہیں بغرض علاج امرتسر لے جایا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت مکرم قریشی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) بروز اتوار ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء صبح ۹ بجے کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ کالج سے ۱۹۶۶ء میں بی اے / بی ایس سی / ایم کی ڈگری حاصل کرنیوالے طلباء مجوزہ لباس کے ساتھ ۲۰ مئی کی شام تک ریہرسل کے لئے ربوہ پہنچ جائیں۔ گاؤن اور ہڈ کرایہ پر کالج کے دفتر سے مل سکیں گے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امتحانوں میں پورا اترنے کے بعد خدا تعالیٰ ضرور ملتا ہے

جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی

"وہ تو بندگی ہی نہیں جو دکھ درد کے ساتھ نہیں۔ ہندوؤں کے گوروں کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے پر بیٹھ کر بآرام زندگی بسر کرنا اور سر سبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا تعالیٰ کی یاد کرنے سے کچھ نہیں بنتا۔ چاہیئے کہ ابتلاؤں اور امتحانوں میں ثابت قدم رہو اور خدا تعالیٰ کے لئے جان دینے میں بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ جب انسان اپنے دل میں فیصلہ کر لیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔

بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمیں اولیاء اللہ بنا دیں اور ایک زندگی کی روح پھونک دیویں۔ مگر خدا تعالیٰ تو پہلے ذبح کر لیتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے بلکہ ایسے ایسے امتحانوں اور آزمائشوں کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے امتحانوں میں پورا اترنے کے بعد خدا تعالیٰ ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۴۴۴ - ۴۴۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟

گذشتہ سے پیوستہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر سید مرحوم کے خیالات کی تردید میں جو دلائل قرآن و احادیث نبوی سے دیئے وہ تو الگ رہے۔ آپ نے اس زمانہ میں قبولیت دعا کے ذاتی واقعات سے بھی ثابت کیا ہے کہ نیچریت کا نظریہ دعا سراسر غلط ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا:

"ہم نہایت افسوس سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سید صاحب قرآن کریم کے سمجھنے میں فہم رسا نہیں رکھتے تھے۔ تو کیا وہ قانون قدرت بھی جس کی پیروی کا وہ دم مارتے ہیں۔ اور جس کو وہ خدا تعالیٰ کی فعلی ہدایت اور قرآن کریم کے اسرار غامضہ کا مفسر قرار دیتے ہیں۔ اس مضمون کے لکھنے کے وقت ان کی نظر سے غائب تھا۔ کیا سید صاحب کو معلوم نہیں کہ اگرچہ دنیا کا خیر و شر مقدر سے کوئی خالی نہیں۔ تاہم قدرت نے اس کے حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کر رکھے ہیں۔ جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں مثلاً اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دعا کا کرنا نہ کرنا درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا یا ترک دعا مگر کیا سید صاحب یہ مانتے ظاہر کر سکتے ہیں کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا۔ پھر اگر سید صاحب باوجود ایمان بالتقدیر کے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ دوائیں بھی اثر سے خالی نہیں۔ تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کے یکساں اور متشابہ قانون میں فتنہ اور تفرقہ ڈالتے ہیں۔ کیا سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات پر تو قادر تھا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو ایسا قوی اثر رکھ دے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں یا مثلاً سم الفار اور بیش اور دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی۔ کہ ان کا کامل قدر شربت چند منٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے۔ لیکن اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف ہو۔ اور وہ ارادہ جو خدا تعالیٰ نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے کیا تھا وہ دعاؤں میں مرعی نہ ہو نہیں نہیں ہرگز نہیں"

(برکات الدعاء صفحہ ۹)

افسوس ہے کہ آج بھی ہمارے وہ اہل علم حضرات جو بطور خود اور بزعم خود اپنی عقل اور اٹکل کی بناء پر تجدید و احیائے دین کے مدعی ہیں اس حقیقت سے ابھی تک ناآشنا ہیں اور سر سید مرحوم اور ان کے ہم خیالوں نے دعا کے متعلق جو شکوک و شبہات پیدا کئے ہیں۔ ان سے عملاً متاثر ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر سید مرحوم کے رسالہ متذکرہ کا جواب صرف الزامی اور تردیدی انداز سے نہیں دیا۔ بلکہ آپ نے قرآن و سنت رسول کی روشنی میں دعا کی حقیقت نہایت وسعت کے ساتھ ہر پہلو سے بیان کی ہے۔ الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "دعا" کا ہتھیار از سر نو مسلمانوں کو دیا۔ چنانچہ آپ کی جماعت اپنے زیادہ تر تبلیغی اور اشاعت دین کے کام میں اس ہتھیار سے سب سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ اور جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ "دعا" کے ہتھیار سے فتوحات حاصل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے

جماعت احمدیہ بھی اسی ہتھیار سے فتوحات حاصل کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کی آئندہ فتوحات اسی ہتھیار سے ہونگی۔ یہ کوئی کم قیمت تحفہ نہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عالم اسلام کو دیا ہے۔ مگر جو لوگ مغربی مادیاتی نظریات سے متاثر ہیں۔ وہ آپ کے اس عظیم الشان کارنامے سے بے خبر ہیں۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عالم اسلام کو جو کچھ دیا ان میں سے "برکات الدعا" کا احیاء ہے۔ اور آپ نے اس قنوطیت اور یاسیت کے طلسم کو جو دعا کی تاثیر سے انکار کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے توڑ دیا ہے۔ اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کا نمونہ پیش کر کے حصول مدعا کے اس نہایت اعلیٰ اور ارفع ذریعہ کو از سر نو مسلمانوں کے ہاتھ میں دیا اور یہ بھی ثابت کیا کہ قبولیت دعا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا نہایت اہم ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ اس طرح نہ صرف عالم اسلام کو اللہ تعالیٰ پر از سر نو ایمان پیدا کرنے کے نہایت اعلیٰ ذریعہ کی طرف راہ نمائی فرمائی۔ اور جو یاسیت ان کے دلوں پر چھا گئی تھی اس کو دور کیا بلکہ الحاد اور دہریت کے مقابلہ کے لئے ایک کاری ہتھیار بھی مہیا کیا۔

حدیث النبی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عیسیٰ ابن مریم کی طرح بڑھانے سے ممانعت

عن عمر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بڑھایا۔ کیونکہ میں تو خدا کا بندہ ہوں بلکہ تم (میری نسبت یہ کہو) کہ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق)

قطعات

ان کی گالی میں لذت ہے ہمیں کھانے دو
شہد کے ہونٹ جو فرماتے ہیں فرمانے دو
بدگی بدیوں کے جو بدلے کا خیال آتا ہے
دل سے آواز یہ آتی ہے کہ تم جانے دو

ہم جور و جفا ظلم و ستم سہتے رہیں گے
اور مہر و وفا لطف و کرم کہتے رہیں گے
اس چشمے کا ہے منبع کہیں عرش بریں پر
رحمت کے یہ دھارے تو یونہی بہتے رہیں گے

ہر سانس سانس وقف ہو رحمان کے لئے
موقعہ نہ چھوڑیئے کوئی شیطان کے لئے
ورنہ فضا ہے لوط کی آندھی کو سازگار
ماحول ہے یہ نوح کے طوفان کے لئے

تنویر

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کا ذکرِ خیر

احبابِ جماعت کے تاثرات

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت سی ایسی خصوصیات اور خوبیوں کے حامل تھے جن کی وجہ سے آپ کی رحلت پر احبابِ جماعت نے غیر معمولی صدمہ اور رنج محسوس کیا ہے۔ آپ قرآن کریم سے گہرا شغف اور لگاؤ رکھتے تھے۔ بہت دعاگو تھے۔ عزیزوں اور دوستوں سے بہت شفقت کا سلوک کرتے مریضوں کا اور بالخصوص غرباء کا علاج اتنی ہمدردی اور فکر سے کرتے کہ جب تک مریض کی بیماری میں افاقہ ہونے کی اطلاع نہ آجاتی خود بھی بے چین رہتے تھے اور دواؤں کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں بھی لگے رہتے تھے۔

سب سے بڑی خصوصیت جو آپ کو حاصل رہی وہ یہ تھی کہ آپ کو ۱۹۱۸ء سے لے کر ۶۵ء میں حضور کے وصال تک مسلسل سفر و حضر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا خاص قرب حاصل رہا۔ اپنی بے لوث خدمت، للّٰہی اخلاص اور مزاج شناسِ محمود ہونے کی وجہ سے حضور رضی اللہ عنہ کو آپ اتنے عزیز تھے کہ ہر حالت میں آپ کو اپنے ساتھ رکھا حتّٰی کہ آخری طویل بیماری میں بھی حضور نے اپنے مکان (قصرِ خلافت) میں ایک کمرہ آپ کی رہائش کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔ اس غیر معمولی قرب کی وجہ سے حضور رضی اللہ عنہ کے اخلاق عادات، حضور کی قائدانہ صلاحیتوں اور سربلند روحانی مقام کا مشاہدہ کر کے اپنے ایمان و عرفان میں ترقی کرنے کا جو موقع آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخشا وہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کی رحلت پر ان کے فرزندِ اکبر مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کو بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کی طرف سے بکثرت تعزیت و ہمدردی کے جو خطوط موصول ہوئے ان میں حضرت ڈاکٹر صاحب کی بہت سی خوبیوں و خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چند ایک خطوط کے اقتباس حضرت ڈاکٹر صاحب کی یاد میں درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) مکرم ملک منظور احمد خان صاحب سمن آباد لاہور لکھتے ہیں:۔

"حضرت ڈاکٹر صاحب ایمان اور عمل کے لحاظ سے بہت ہی بلند پایہ کے بزرگ تھے خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو آرام اور سکھ پہنچاتے۔ نہایت بابرکت۔ متواضع اور نابغہ روزگار اور مقرب الٰہی تھے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پایاں محبت تھی۔ قرآنی معارف کا ایک بحرِ زخّار تھے۔ ملاقات کو بہت پسند کرتے تھے۔ ہر شخص کو دعا دیتے اور ہر شخص کے لئے دعا کرتے تھے۔ تمام عمر نہایت محنت، اخلاص اور جاں فشانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضور کے خاندان کی خدمت کی۔"

(۲) مکرم چوہدری محمد تقی صاحب و لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ موضع ڈھپئی ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:۔

"حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کو خدا تعالیٰ نے وہ بلند مقام بخشا تھا جس پر آنے والے احمدی ڈاکٹر رشک کریں گے۔ میری بیگم لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کی صحت خراب ہے جب سے انہیں مرحوم کی وفات کی خبر ملی ہے وہ بار بار حضرت ڈاکٹر صاحب کے احسانات اور اخلاقِ حسنہ کو یاد کرتی ہیں اور روتی ہیں وہ یہی کہتی ہیں کہ وہ ایک فرشتہ تھے جنہوں نے قادیان کے غریب ہسپتال میں غریبوں کے لئے ہی زندگی وقف کر دی تھی میرے لئے وہ ڈاکٹری کے پیشہ میں بھی ایک راہ نمائی کا کام کرتے رہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی عاشق اور غریبوں کے لئے مجسّم رحم ہی رحم تھے۔ دراصل جن پاک ہستیوں کی خدمت کے لئے وہ آئے تھے جب وہ چلی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کا کام بھی اس دنیا سے ختم کر دیا۔"

(۳) مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ سے لکھتے ہیں:۔

"مجھے حضرت ڈاکٹر صاحب کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقع ۱۹۴۸ء، ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۰ء میں کوئٹہ میں ملا جبکہ گرمیوں میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معیت میں آپ کوئٹہ میں مقیم رہے اس وقت حضرت ڈاکٹر صاحب کی پاکیزہ مجالس سے اکثر مستفیض ہونے کی توفیق پائی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی زندہ دلی اور شفقت اور آپ کے پاکیزہ ارشادات ان مجالس کی جان ہوتے تھے۔ مجھے یاد ہے اس وقت بعض مخالف عناصر نے جماعت کے خلاف زہریلا پراپیگنڈا شروع کیا ہوا تھا جس کے جواب میں حضرت ڈاکٹر صاحب نے ایک نہایت اچھا ٹریکٹ بھی شائع فرمایا۔ لوگ باوجود مخالفت کے کثرت سے آتے تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نہایت موثر طور پر مجت کے انداز میں ان سے گفتگو کرتے تھے جس کا اثر ان لوگوں پر بہت اچھا پڑتا تھا۔"

(۴) مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ریس کورس روڈ لاہور لکھتے ہیں:۔

"آپ کی وفات ایک نہایت نیک متقی اور حد درجہ خدا ترس اور جذبہ قربانی و ایثار سے سرشار ہستی کی وفات ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نہایت پُرخلوص اور وفادار ساتھی تھے جنہوں نے نصف صدی کے قریب عمر نہایت وفاداری اور محبت سے حضور ہی کے دروازہ پر گزار دی۔"

(۵) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود زیورک سوئٹزرلینڈ نے لکھا:۔

"مجھ سے حضرت ڈاکٹر صاحب کے محبت کے تعلقات تھے جو اتفاق سے زیورک میں ایک عرصہ اکٹھے رہنے سے اور بھی گہرے ہو گئے۔ آپ میں بے شمار خوبیاں تھیں۔"

(۶) سید عبدالوحید صاحب کالونی تھل ٹیکسٹائل ملز بھکر ضلع میانوالی لکھتے ہیں:۔

"ہمارے نہایت ہی پیارے بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عاشقِ زار اور آپ کے نہایت برگزیدہ والد ماجد کی وفات کی اطلاع ملی پڑھ کر ایسا صدمہ ہوا جیسا کہ اپنے عزیز ترین رشتہ دار کا ہو سکتا ہے۔۔۔۔ محمود کا ایاز محمود کے بغیر زیادہ عرصہ فراق میں نہ گزار سکا اور پلک جھپکتے ہی اپنے پیارے محمود کے پاس پہنچ گیا اور آپ سب کو نہیں بلکہ ساری جماعت کو سوگوار بنا کر چلا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔"

(۷) مکرم محمد عبداللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ نے لکھا:۔

"آج سے ۴۵ سال قبل ۱۹۲۱ء میں جبکہ میں پٹیالہ شہر میں نووارد تھا تو پہلی دفعہ حضرت ڈاکٹر صاحب سے تعارف ہوا آپ نے مشورہ دیا کہ میں پٹیالہ میں آپکی زیرِ نگرانی میڈیکل ہال کھول لوں۔ میں نے میڈیکل ہال کھول لیا ڈاکٹر صاحب مرحوم راجندرا ہسپتال میں ملازم تھے خورد و نوش اور رہائش کا انتظام آپ کے ہاں تھا۔۔۔ ۔۔۔ مجھے آپ کی والدہ محترمہ اور دیگر افرادِ خاندان اور آپ کے نانا مرحوم میاں قائم دین صاحب سب سے انس ہو گیا اور وہ وقت اب بھی رہ رہ کر یاد آتا ہے۔۔۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم میرے ہم عمر تھے۔ بڑی بے تکلفی تھی ہمیشہ ہر موقع پر بے حد محبت سے ملتے تھے۔"

(۸) مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ مغربی جرمنی لکھتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں سے آپ کا وجود ایک بہت اہم یادگار کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کے سب سے قریبی مصاحب حضرت ڈاکٹر صاحب ہی تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے ساتھ خاکسار کے ذاتی تعلقات تھے مگر ان تعلقات کو پروان چڑھانے کا سہرا بھی خود ڈاکٹر صاحب کے سر پر تھا ان کے وجود میں وہ کشش تھی اور فدایانِ احمدیت سے انہیں وہ محبت اور وابستگی تھی کہ جس نے اجنبیت اور غربت کو دور کر کے اس کی جگہ الفت اور محبت کا رشتہ پیدا کر دیا تھا۔ خاکسار نے جب بھی حضرت ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا ان کا نہایت محبت بھرا جواب آیا۔"

(۹) مکرم فیض قادر صاحب ابن حضرت شیخ نور احمد صاحب نے کراچی سے لکھا:۔

"مجھے ذاتی طور پر حضرت ڈاکٹر صاحب سے اپنے بچپن سے تعلق رہا ہے جب بھی ان سے ملا تو ہر دفعہ ایک نئی محبت اور پیار حاصل کیا۔ ۔۔۔۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی وفات سے ہم ایک بہت ہی قابل، نیک اور دین دار بزرگ کی شفقتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔"

(۱۰) مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب آف لکھنؤ حال کراچی نے لکھا:۔

"حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت اور عظیم المرتبت صحابہ میں سے تھے اور ہم سب کے درمیان ایک مجسّم برکت تھے۔۔۔۔ آپ نے اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نے ان کی مثالی خدمت کی۔ آپ نے فرزند ہونے کی حیثیت سے۔ اور صدیقی صاحب نے نسبتی فرزند ہونے کی حیثیت میں۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور تمام افرادِ خاندان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔"

(۱۱) مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر ساہیوال لکھتے ہیں:۔

"وہ اس شمعِ سوزاں کے فدائی پروانہ تھے جنہوں نے ۵۲ سال تک زمین کے کونے کونے کو نور سے منور کرنے کی کوشش کی وہ ایسے وجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کی گھڑیاں بھی دیکھیں اور حضرت مصلح موعود کے دمِ واپسیں کا نظارہ بھی دیکھا جنہوں نے ساری عمر سفر و حضر میں حضرت مصلح موعود کی خدمت کا فخر حاصل کیا۔۔۔۔ وہ احمدیت کی تاریخ میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتے تھے۔ کوئی احمدی مؤرخ انکی اس حیثیت کو نظر انداز نہیں کر سکے گا۔"

(۱۲) محمد شمس الدین صاحب قائمقام امیر جماعت کلکتہ نے لکھا:۔

"حضرت ڈاکٹر صاحب خاکسار کے لئے نہایت ہی بے غرض دعاگو تھے آپکی تحریروں سے بے حد تسلی و اطمینان حاصل ہوا کرتا تھا۔"

مکتوب بیروت

تاریخ کے منتشر اوراق

دمشق ——— بیت المقدس ——— خلیل ——— بیت لحم

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مقیم بیروت)

—(۳)—

خالد بن ولید

خالد بن ولید کے مزار پر پہنچے تو دماغ میں ایک ایک واقعہ آرہا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ آج مَیں اس عظیم شخصیت کے مقبرہ کی طرف جارہا ہوں جسے فخر المرسلین نے "سیف اللہ" خدا کی تلوار کے لقب سے نوازا۔ اور جو ساری عمر حق کی تلوار کی طرح بے نیام رہے۔ صرف اُس خالد بن ولید کے مزار پر پہنچا جارہا تھا جس کی شمشیر خاراشگاف سے کوہوں میں لرزا تھا۔ میرے سامنے وہ خالد بن ولید بھی تھے جن کے کردار کا کتنا عظیم الشان مظاہرہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی وجہ سے انہیں قائد کے عہدہ سے برطرف کر دیا تو ایک مخلص سپاہی کی طرح خدمات سرانجام دیتے رہے یہ کتنی بے نفسی اور ایثار ہے۔ ہاں ہاں اُس خالد بن ولید کے مزار کو دیکھ رہا تھا جو میدانِ جنگ میں قرآن کی تلاوت کرتے وقت زار زار روتے اور اس مقدس کتاب کو سینہ سے چمٹاتے اور کہتے "کتاب ربی" "کتاب ربی"۔ امّت کو آج اس عشق قرآن کی ضرورت ہے۔ اس کردار کی ضرورت ہے۔

مزار کے باہر پتھر کی لاٹ پر یہ عبارت لکھی تھی۔ یہ الفاظ حضرت خالد نے وفات کے وقت فرمائے تھے:۔

لقد شهدت مائة زحف
او زهاءها ومافی جسمی موضع
شبر الّا وفیه ضربة
بسیفٍ او رمیة بسهم
او طعنة برمحٍ وهاانا ذا
اموت علی فراشی حتف انفی
فلا نامت اعین الجبناء"

ترجمہ:۔ مَیں تقریباً سَو معرکوں میں شریک ہوا اور میرے جسم میں ایک بالشت بھی نہیں جس میں تلوار کا نشان یا تیر یا نیزہ کا زخم نہ ہو لیکن ہائے افسوس مَیں بستر پر طبعی موت مر رہا ہوں۔ بزدلوں کی آنکھ کو قرار نہ آئے۔

دعا کے بعد باہر نکلا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود حضرت عبید اللہ بن عمر کی قبروں پر دعا کی اور دمشق واپس ہوئے۔

مَیں لکھنا بھول گیا دمشق میں جامع مسجد اموی کے قریب صلاح الدین ایوبی کا مزار ہے جس نے مشہور صلیبی جنگیں لڑی تھیں۔

بیت المقدس

دمشق اور حمص دیکھنے کے بعد مَیں بیت المقدس کی زیارت کے لئے اُردن روانہ ہو گیا۔ یہاں بھی خدا تعالےٰ نے احمدیت کا بیج بکھیرا ہوا ہے۔ یہاں کے بعض احمدی ایسے ایمان افروز جذبات کا اظہار کرتے ہیں کہ روح وجد کرنے لگ جاتی ہے۔ اُردن کا دارالخلافہ عمّان آٹھ نو پہاڑیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کا منظر رات کو جب بجلی کے قمقمے روشن ہوتے ہیں عجیب دلفریب ہوتا ہے۔ یہاں کا عجائب گھر دیکھنے کے قابل ہے اور نئی یونیورسٹی بنائی گئی ہے یہاں کا سٹیڈیم بھی قابلِ دید ہے۔ یہاں کے عجائب گھر میں مختلف زمانوں کی اشیاء بترتیب رکھی تھیں۔ چالیس ہزار قبل مسیح سے پچاس ہزار سال قبل مسیح تک کے زمانہ کے بعض جانوروں کی ہڈیاں بھی موجود تھیں۔ اس دَور کو قبل التاریخ کہتے ہیں۔ چار ہزار قبل مسیح سے چھ ہزار سال قبل مسیح . . . . کے زمانہ کی دو انسانی کھوپڑیاں اور پتھر کے اوزار دیکھے تین ہزار سال قبل مسیح سے چار ہزار سال قبل مسیح کے زمانہ کا مشکیزہ کی شکل کا مٹی کا برتن اور انسانی ہڈیاں۔ اکیس سو سال قبل مسیح سے تین ہزار سال قبل مسیح کے زمانہ کی بعض اشیاء دیکھیں۔ پھر اسلام کے مختلف ادوار کے زمانہ کی تہذیب کو بھی یہاں محفوظ کیا گیا تھا۔ یہاں بحر المیت کے کنارے جبل قمران کی غاروں سے برآمد ہونے والے مخطوطات کو بھی دیکھا۔

عمّان اور پاکستان

اُردن میں پاکستان کے متعلق بہت اچھے جذبات مَیں نے محسوس کئے۔ ایک واقعہ سے اندازہ کیجئے۔ اُردن کے دارالخلافہ عمّان کے دفتر سیاحت میں کچھ لٹریچر لینے گیا۔ اُس وقت ڈیوٹی پر مقرر دوست سے ایک غیر اجنبی گفتگو کر رہا تھا۔ مَیں نے السلام علیکم کہا تو مجھے پوچھا آپ پاکستانی ہیں۔ مَیں نے اثبات میں جواب دیا تو اس دوست سے معذرت کر کے مجھے کتب دیں۔ میرے لئے یہ بہت حیرت کا موجب تھا کہ اسنے ایک یورپین کو نظر انداز کر کے مجھ سے معاملہ کیا۔ اسے کچھ اُردو بھی آتی تھی۔

عمّان سے بیت المقدس کے لئے روانہ ہوا قبلہ اولیٰ پر حاضری کا شرف حاصل ہونے والا تھا عمّان سے قدس (بیت المقدس ۹۷ کیلومیٹر ہے) نہر اُردن عبور کرکے پہلے اس جگہ کو دیکھا جسے "مغطس" کہتے ہیں جہاں حضرت مسیح ناصری نے غسل کیا تھا۔ دُور دراز سے مسیحی یہاں آتے ہیں۔ غسل کرتے ہیں۔ جو نہاتے نہیں، ہاتھ ڈبو لیتے ہیں۔ اب اس ماحول کو بھی مسیحی بہت عمدہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں سے "اریحا" بستی کی طرف گئے جو بہت پرانا قدیم تاریخی شہر ہے جس کا ذکر تورات و انجیل میں بھی آتا ہے اسے انگریزی میں Jericho کہتے ہیں۔ یہاں بنو امیہ کے بادشاہ ھشام بن عبد الملک نے عظیم محل بنایا تھا لیکن مکمل ہونے بھی نہ پایا تھا کہ حوادث دہر نے تباہ کر دیا۔ یہ علاقہ گرم ہے جبکہ عمّان اور قدس میں موسم سرد تھا یہاں سے مواب کے پہاڑوں کے درمیان سُرخ ٹیلہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر حاضر ہوا۔ میری زندگی کا پہلا موقع تھا کہ کسی شارع نبی کی قبر پر حاضر ہوا تھا۔ اس قبر کی نشاندہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے اذن سے فرمائی تھی قبر کے باہر جلی حروف سے لکھا ہوا تھا

وكلّم اللّه موسیٰ تكليما

قبلہ اُولیٰ پر پہلی نظر

دُور سے قبلہ اُولیٰ نظر آیا تو درود کی تلاوت شروع کر دی۔ وہ عظیم گنبد نظر آیا جس سے نہ جانے کتنے انبیاء کی تاریخ وابستہ ہے۔

اب آگے بڑھا تو وہ گرجا نظر آیا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا گیا تھا اور پطرس نے اس کا انکار کیا تھا۔ پھر وہ راستہ دیکھا جہاں سے صلیب اٹھوا کر اسے لے جایا گیا تھا۔ اسکے بعد قدس میں وہ دیوار دیکھی جو مسلم بیت المقدس اور یہود کے مقبوضہ بیت المقدس کو جدا کرتی ہے۔ ادھر یہود مغضوب علیہم کے مکانات نظر آرہے تھے۔ یہاں سے ہٹ کر "دیوار بکاء" دیکھی جہاں سلیمان اور داؤد علیہ السلام نے وعظ کیا تھا اور جہاں یہود کبھی سر پٹکا کرتے تھے۔

مسجد اقصیٰ

اب ظہر اور عصر کی نماز جمع کرکے مسجد اقصیٰ میں ادا کی جس کے اوپر لکھا ہوا تھا۔

سبحٰن الّذی اسرٰی بعبده
لیلًا من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصیٰ۔

یہ مسجد اوپر آباد ہے اور نیچے وہ منزل ہے جہاں انبیاء علیہم السلام عبادت کیا کرتے تھے۔ کتنے خدا تعالےٰ کے انبیاء اور صلحاء یہاں اسکی عبادت کیا کرتے تھے۔ اس مسجد اقصیٰ کے ایک جانب ذرا ہٹ کر سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے جو ہمارے ملک کے "نو گزے" کی قبر کی طرح لمبی تھی۔ اور وہ قید خانہ دیکھا جس کے متعلق آتا ہے سلیمان علیہ السلام یہاں جنوں کو قید کیا کرتے تھے۔ قدس کو جاتے ہوئے اس علاقہ سے بھی گزرے جو ساحل سمندر سے سَو گز سے تین سَو گز تک نیچا ہے۔ مسجد سیدنا عمر بھی دیکھی جہاں امیر المومنین حضرت عمر نے عیسائیوں کی پیشکش کے باوجود نماز نہ پڑھی تھی کہ آئندہ اسکے پیرو اقتدا میں یہاں نماز پڑھیں گے اور کہیں گرجا مسجد میں تبدیل نہ ہو جائے چنانچہ باہر نماز پڑھی اب وہاں مسجد بنا دی گئی ہے۔ جب ہم نے مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی تو اس وقت ہلکی ہلکی پھوار سے رحمتِ باری کا نزول ہو رہا تھا۔ حدیث میں آتا ہے بارش کے نزول کے وقت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری تضرعات کو قبول فرمائے۔

قبلہ اُولیٰ:۔ قبلہ اُولیٰ کے دروازہ کے اوپر لکھا تھا فلنولّینّك قبلةً ترضاها۔ یہاں عظیم الشان گنبد کے نیچے وہ چٹان ہے جہاں انبیاء علیہم السلام عبادت کیا کرتے تھے۔ وہاں بھی نوافل ادا کئے اور یہاں سے فارغ ہو کر سیدھے خلیل پہنچے۔

خلیل:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر حرم خلیل کہلاتا ہے۔ یہ قدس سے ۳۵ کیلومیٹر ہے۔ یہاں ہر طرف انگور کی بیلیں اور پھلدار درخت تھے جنکی کٹائی موسم بہار کی وجہ سے ہو چکی تھی۔ بہت زرخیز اور عمدہ علاقہ ہے فلسطین کے ساتھ ملتا ہے۔ یہاں حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی زوجہ محترمہ سیدہ لائقہ علیہا السلام کی قبروں پر دعا کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر پر دعا کی۔ حضرت یعقوبؑ کی قبر کے ارد گرد قرآن مجید چوکیوں پر پڑے ہوئے تھے۔ حضرت یعقوبؑ کی قبر کے غلاف پر یہ آیت کاڑھی ہوئی تھی فلما حضر یعقوب الموت . . . . الخ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر پر صبرٌ جمیلٌ و اللّٰه المستعان علیٰ ما تصفون لکھا ہوا تھا۔ یہیں حضرت اسحٰق علیہ السلام اور انکی زوجہ محترمہ کی قبر پر دعا کی اور ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اور سیدہ سارہ کی قبر پر دعا کرنے کے بعد باہر آئے۔ اس ماحول میں تمام آبادی مسلمانوں کی ہے۔

بیت لحم:۔ قدس سے خلیل کو جاتے ہوئے بیت لحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اسکو دیکھا وہاں ایک قدیم عظیم گرجا بن چکا ہے۔ ایک چٹان کے نیچے وہ جگہ بتلائی گئی جہاں مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی اور جہاں وہ رہے تھے۔ اس تمام ماحول میں موم بتیاں روشن تھیں اس جگہ کو دیکھنے کے بعد سلیمان علیہ السلام کے زمانہ کے تالاب دیکھے جہاں سے قدس کو پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ بہت عظیم تالاب ہے۔ بیت لحم سے نکلے تو قدس سے ذرا آگے نکل کر سورج غروب ہو رہا تھا۔ اب چھ بجے شام بحیرۂ مردار کے کنارے پہنچے جہاں سمندر کے کنارے مسلمانوں نے ہوٹل بنائے ہیں اور اسکے دوسری طرف یہود نے اس سمندر کے پانی سے پوٹاش حاصل کرنے کے لئے کارخانے نصب کئے ہیں اسکے سامنے قمران کے پہاڑ ہیں جسکے غاروں سے وہ صحیفے نکل رہے ہیں جو مسیح موعودؑ کے نظریات کی تصدیق کر رہے ہیں آسمان پر بادل منڈلائے ہوئے تھے۔ بادل اور چاند آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ بے فکرے لوگ سمندر میں نہا رہے تھے۔ یہاں چائے پینے کے بعد عمّان کو روانہ ہوئے۔ رات کی تاریکی نے تمام ماحول کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ اس تاریکی کو بادلوں نے اور بھی گہرا کر رکھا تھا۔ سڑک پہاڑوں کے بیچ میں سے جا رہی تھی دُور پہاڑوں پر روشنیاں ٹمٹما رہی تھیں۔ ہمارا موٹر تیزی سے

بقیہ: سڑک کو کاٹتی ہوئی عمّان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جانے والی موٹروں کی پیلی سُرخ بتیاں ہمیں انکی نشاندہی کر رہی تھیں +

[redacted]

اذکروا موتٰکم بالخیر

اکرام اللہ ظفر مرحوم

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود ایم اے مالو)

چند دن ہوتے خاکسار نے اپنے ایک مخلص ہم مکتب برادرم مسعود احمد خان مرحوم (ابن چوہدری رحمت خان صاحب) کے بارے میں جنہوں نے لندن میں بجلی کے جھٹکے سے وفات پائی تھی، مختصراً حصول ثواب کے لئے تاثرات بیان کئے تھے۔ اس مرحوم دوست کی جدائی کا زخم ابھی ہرا ہی تھا کہ اس نوعیت کا ایک اور جگر خراش حادثہ واقع ہو گیا۔ پہلے سانحہ کی طرح یہ دوسرا حادثہ بھی بہت اندوہناک ہے برادرم اکرام اللہ ظفر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے اور ایم بی بی ایس کے دوسرے سال میں تھے۔ کالج کے تالاب میں تیراکی کی مشق کرتے ہوئے ڈوب گئے موت نے پانی کی لہروں کے روپ میں آ کر ایک انتہائی قابل اور مخلص انسان کی زندگی کا چراغ بجھا دیا!

انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا
کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

اکرام کی فطری نیکی، سعادت اور پاکیزہ میلانات کا ایک ثبوت اس کی "وصیت" ہے اکرام ابھی بلوغت کو نہیں پہنچا تھا کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے قائم کردہ بابرکت نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے بے چین ہو گیا۔ اس کے اشتیاق کے پیش نظر اس کے کاغذات وصیت پر لکھا گیا کہ بالغ ہونے پر وصیت کی تجدید کرائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ روح اکرام کی گوناگوں شخصیت کا خلاصہ ہے۔ یہی فطری سعادت اور خوش بختی تھی کہ اس کا جنازہ خلیفۂ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا اور ازراہ ذرہ نوازی کندھا بھی دیا۔ اور اس کے جسد خاکی کو بہشتی مقبرہ کی خاک پاک میں آخری آرام گاہ کے لئے جگہ مل گئی ہے۔

مر گئے کہ زندگان بر دعا او زوکند

اکرام کو زیادہ لگاؤ مطالعہ سے تھا۔ کھیلوں اور تفریحات کی طرف طبیعت مائل نہ تھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں وہ "نری کتابی کیڑے" کی طرح دنیا وما فیہا کی خبر نہ تھی نصاب کے مطالعہ کے علاوہ عام مطالعہ اس کا شغلہ تھا۔ زندگی کے آخری دنوں میں پیراکی کا شوق ابھرا۔ اور احتیاط کے ساتھ کم گہرے پانی میں تیراکی کی مشق کرتا۔ لیکن افسوس کہ یہی دلپسند مشغلہ موت کا سبب بن گیا مطالعہ سے کچھ وقت بچا کر نیک اور صالح بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی عادت ڈال لی۔ پابندی نماز کے ساتھ ساتھ صحبت صالحین نے اس کے پاکیزہ میلانات کو جلا بخشی۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی، حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری مدظلہا العالی کی پُر معارف صحبتوں سے خوب استفادہ کیا۔

میڈیکل کالج میں طالب علم پر نصاب کا بوجھ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ فرصت ہی نہیں ملتی۔ لیکن مطالعہ کے شوق میں اکرام نے مذہب کے تقابلی مطالعے جیسے باریک اور وسیع مضمون کو خاص طور پر چنا ہوا تھا۔ اور کبھی کبھی جب اس مضمون کے کسی عنوان پر باتیں ہوتیں تو عزیز کی وسعت معلومات مجھے حیران کر دیتی۔

عزیز کے مذہبی ذوق کا اندازہ مندرجہ بالا دلچسپیوں سے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ربوہ میں جب کبھی جلسہ، تقریر، درس یا کوئی اور اس قسم کی تقریب ہوتی تو اکرام کو اکثر وہاں ہمہ تن گوش پاتا۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں جب بھی لاہور سے آنے کا موقع ملتا عزیز درس قرآن میں باقاعدگی سے شامل ہو کر استفادہ کرتا۔

اکرام کو احمدیت کی صداقت پر یقین کامل تھا۔ اور بعض کمزور طالب علموں کے برعکس وجہ دوسرے ماحول میں جا کر نہ جانے کیوں احمدیت کی دولت کو مخفی رکھتے ہیں بلکہ اس انعام کا تحدیث نعمت کے طور پر خود ذکر کرتا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے وابستگی کے دوران اکرام کالج کے ہاسٹل میں مقیم رہا اور اس قیام کے دوران کئی مرتبہ اپنے تبلیغی تجربات کی تفصیلات سے مجھے آگاہ کیا عزیز بڑے دکھ کے ساتھ ان غلط فہمیوں کا ذکر کرتا جو اس کے ہم جماعتوں میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے بارے میں پائی جاتی ہیں۔ اکرام کی زبان سے یہ نکتہ سن کر مجھے بڑا لطف آیا کہ احمدیت کے برملا اظہار کرنے سے دوسروں پر ایک عجیب رعب پڑتا ہے اور وہ دل سے عزت کرنے لگتے ہیں۔ نیز نیک نمونہ دکھانے کے احساس سے نیک بننے کی توفیق بھی ملتی ہے۔"

دور حاضر میں جن قدیم اقدار کو مادہ پرستی کی یورشوں نے دھکا لگایا ہے ان میں سے ایک احترام استاد بھی ہے اب تو "باادب با نصیب" کی آواز قصہ پارینہ بن کر رہ گئی ہے۔ خال خال نمونے اب بھی اچھے ماضی کو سینے لگائے پھرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اکرام ان مجسم نمونوں میں ایک تھا۔ میٹرک کے امتحان میں وہ ۸۵۱ نمبر لے کر ڈویژن بھر میں اوّل رہا۔ اور بورڈ میں بھی کوئی ابتدائی پوزیشن حاصل کی۔ اور "نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ" کا اعزاز حاصل کیا۔ لیکن انکسار اور وفا کا یہ پتلا اپنی اس عظیم الشان کامیابی کو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اساتذہ کی محنت اور توجہ کی طرف منسوب کرتا رہا۔ اب بھی اس ادب اور احترام سے ملتا کہ دل شاد ہو جاتا۔ عزیز کے سارے اساتذہ اس کی غیر معمولی فطری صلاحیتوں — اطاعت و فرمانبرداری — تعاون اور اخلاص کے مداح تھے اور مداح ہیں "اس کے ہم جماعت دوستوں اور ساتھیوں کا یہ حال تھا کہ اس حادثے کی خبر سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور جب اس کی نعش گھر میں اتاری جا رہی تھی تو ان کی حالت پر غیر تھی۔ ہمدردی، اخوت، خوش مزاجی اور زندہ دلی کا مجسمہ آج ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہا تھا۔

خدا تعالیٰ نے اکرام کو بڑی صلاحیتوں اور استعدادوں سے نوازا تھا۔ غیر معمولی حافظہ، اعلیٰ درجے کی ذہانت، علم کی محبت، بلند پروازی، مستقل مزاجی۔ ان ذہنی اور قلبی صفات کے علاوہ قدرت نے اکرام کو ایک جاذب مقناطیسی شخصیت سے بھی نوازا تھا۔ شاندار تعلیمی ریکارڈ کی روایات کو آخر تک عزیز نے قائم رکھا سکول، گورنمنٹ کالج اور میڈیکل کالج میں اپنی خداداد ذہنی استعدادوں اور تخلیقی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ اور اساتذہ و طلبہ کا ایک سوگوار قافلہ پیچھے چھوڑ گیا۔ اکرام کی افسوسناک رحلت غمزدہ والدین اور بخصوص عزیز کی والدہ محترمہ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ انہوں نے بڑی محنت ہمت اور پیار سے اپنے بچوں کی تربیت کی۔ ماں کے لئے اتنے قابل، خوش اخلاق اور بلند کردار فرزند صالح کی مفارقت ایک بہت بڑا سانحہ ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے جس صبر و استقلال اور رضا بالقضا کا مومنانہ نمونہ دکھایا ہے وہ اپنی جگہ حددرجہ ایمان افروز ہے اور بچھڑنے والی روح کی تسکین کا ایک مزید سبب۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل ... کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ایسے ذہین نیک مخلص اور فدائی نوجوان کی جدائی محض ایک فرد کی مفارقت نہیں سمجھا جاتا تو عظیم قومی نقصان ہے۔ اکرام ایک مثالی احمدی طالب علم تھا۔ خدا تعالیٰ جماعت کے ہر طالب علم کو اس مومنانہ روح سے سرشار کرے اور دین اور قوم کی بھرپور اور مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جدا ہونے والے بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلص طالب علم کے راستے میں ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہیں خدا کرے اس شہید علم کو ملائکہ کے پروں کا سایہ میسر آئے۔ علم کے اس پیاسے کو ساقی کوثر سے جام مے ملے۔ آمین۔

اے صبر و شکر کے پتلے۔ خلوص و وفا کے مجسمے شرم و حیا کی تصویر — نیکی اور پاکیزگی کے پیکر! تجھے خدا کو سونپا جب تو دنیا میں رہا آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت تھا۔ اب نیک تمنائیں اور دعائیں تیرے ساتھ ہیں۔ ؎

"تھے سامنے تو منظور نظر راحت دل تھے
اب جان تمنا ہو جو تم ہم سے جدا ہو"

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری ریاض احمد صاحب بخار کے باعث بیمار ہیں۔ (قمر احمد مکان نمبر ۱۵/۱۴ دارالیمن ربوہ)

۲۔ اہلیہ صاحبہ حکیم مولوی محمد زاہد صاحب صحابی بیمار ہیں (سلیمہ اختر)

۳۔ حاجی اصغر علی صاحب میعادی بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ حکیم محمد جمیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد

احباب ان سب کی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹریان وصایا کی منظوری ہو چکی ہے۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیان کو دے دیں۔

نام جماعت	نام صدر مع وصیت نمبر	نام نائب صدر مع وصیت نمبر
دھن پور ضلع ڈیرہ غازیخان	چوہدری برکت علی صاحب ۳۵۴۷	X
جھنگ صدر	میاں ناصر علی صاحب ۴۸۹۱	عائشہ بیگم صاحبہ ۱۱۴۷۴
چک ۱۶۳ مراد ضلع بہاولنگر	چوہدری احمد خانصاحب ۵۷۶۱	صابرہ بیگم صاحبہ ۱۶۲۹۰
؍؍ ۹۳/۶-R ؍؍	چوہدری دین محمد صاحب ۱۲۵۸۳	X
؍؍ ۱۷۱ مراد ضلع بہاولپور	مولوی سعید احمد صاحب افغانی ۱۵۵۶۱	زہرہ سلطانہ صاحبہ ۱۶۹۸۴
فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	چوہدری محمد سعید صاحب ۱۶۸۰۴	X
دھیر کے کلاں۔ ضلع گجرات	صوبیدار میجر اللہ دتہ خان ۱۱۱۰۳	X
چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور	محمد صادق صاحب ۱۶۶۸۶	ریشم بی بی صاحبہ ۱۳۸۵۳
بہاولنگر شہر	چوہدری غلام نبی صاحب ۱۴۸۲۳	برکت بی بی صاحبہ ۱۴۸۳۵
صدر گوگیرہ۔ ضلع منٹگمری	میاں عبدالحق صاحب ۴۷۸۲	X
دارالصدر غربی الف ربوہ	مولوی محمد حسین صاحب دارالصدر غربی ۱۸۱۰۱	X
دارالرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ	صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ۶۰۵۹	X
کیمبلپور	ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب ۱۲۲۰۷	X
کوئٹہ	میاں بشیر احمد صاحب ۴۶۶۴	X
گوچلی دارک ضلع شیخوپورہ	چوہدری عطاء اللہ صاحب ۱۱۸۸۵	X
چک ۵۰/۱۲-L ساہیوال	قریشی عبدالحق صاحب ۱۴۷۸۲	جمیلہ بیگم صاحبہ ۱۴۷۶۴
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	X	نذیر بانو صاحبہ ۱۴۱۴۱
چک جھمرہ لائلپور	سید عبیداللہ شاہ صاحب ۱۶۰۱۹	X
دریا خان مری۔ نوابشاہ	صادق احمد صاحب ۱۴۷۶۳	X
چک ۹۰/۱۲-L ضلع ساہیوال	X	خورشید بیگم صاحبہ ۱۴۷۳۹
حلقہ پرانی انارکلی لاہور	میاں محمد اکبر علی صاحب ۷۳۹۲	X
چک ۱۲۸/۹-L ساہیوال	X	امۃ الرحمٰن صاحبہ ۱۵۱۷۶
کھیاد ضلع گجرات	برکت علی خانصاحب ۷۲۷۱	X
چک ۷۶ گ ب سنتوکھ گڑھ	عبدالرحمان صاحب ۱۳۷۳۲	X
احمد پور شرقیہ۔ بہاولپور	X	فضیلت بیگم صاحبہ ۱۴۵۹۳
چک ۱۰۹ نرائن گڑھ ضلع لائلپور	X	عمر حسن بیگم صاحبہ ۱۴
۲۷۶ گ ب کالو کھٹھہ لائلپور	مہر سید محمد صاحب ۱۲۵۱۸	X

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ایک تقریب

نصرت گرلز ہائی سکول میں نویں جماعت کی طالبات نے دسویں جماعت کی طالبات کو ایک الوداعی پارٹی دی جس میں اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ آغاز زیر صدارت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تلاوت کلام پاک سے ہوا جو نویں جماعت کی ایک طالبہ امۃ القدیر نے کی نظم دسویں جماعت کی طالبات نے پڑھی۔ اس کے بعد کشور آزاد جماعت ہشتم نے اپنی جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب عزیزہ امۃ القدوس فرحت بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب نے دیا۔ صادقہ مرزا بنت مرزا عطاء الرحمان صاحب نے نویں جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب عزیزہ عائشہ نصیر بنت خان نصیر احمد خان صاحب نے دیا۔ ایڈریس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے مختصر مگر اہم تقریر فرمائی۔ آپ نے بڑے موثر پیرائے میں بچیوں کو قرآن سیکھنے کی اور پردہ میں رہتے ہوئے تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آخر میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے دعا کروائی اور پھر مہمانوں کو چائے پیش کی گئی۔ آخر میں محترم ہیڈ مسٹرس صاحبہ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ پارٹی اختتام پذیر ہوئی

لجنات اماء اللہ کے دوسرے امتحان کا نصاب

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان ستمبر ۶۷ء کے پہلے اتوار کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ نصاب مندرجہ ذیل ہے

نصاب معیار اوّل

۱۔ تفسیر قرآن کریم پہلا پارہ رکوع نمبر ۳-۴-۵ تک

۲۔ برکات الدعا۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نصاب معیار دوم

۱۔ قرآن مجید پارہ آٹھ با ترجمہ

۲۔ الوصیت اور تاریخ احمدیت جو ناصرات الاحمدیہ کیلئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کروائی گئی ہے۔

۳۔ چہل احادیث کی آخری بیس احادیث با ترجمہ

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

برائے خصوصی توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے چندوں کا ششماہی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چندوں کی آمد میں بے حد کمی ہے۔ صرف ممبری کا چندے کی آمد ۱۳۵۰۰ روپے ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں صرف ۹۴۴۹ روپے ہوتی ہے۔ یہ امر نہایت تشویشناک ہے۔ سب لجنات کی صدر و سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ پوری کوشش کریں کہ اگلے چھ ماہ میں نہ صرف یہ چار ہزار روپے کی کمی پوری کریں بلکہ اگلے ششماہی بجٹ ۱۳۵۰۰ روپے کی رقم بھی پوری کریں۔ چندوں کی کمی کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ بہت بڑی تعداد ہر ضلع میں لجنات کی ایسی ہے۔ جن کی طرف سے ایک پیسہ بھی چھ ماہ میں وصول نہیں ہوا۔ تمام عہدہ داران اس بات کی طرف توجہ دیں کہ لجنہ اماء اللہ کے وسیع پروگرام کو چلانے کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور اخراجات تبھی پورے ہو سکتے ہیں۔ جب تمام لجنات کی طرف سے باقاعدہ چندہ آئے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

فوجی بھرتی کا پروگرام درج ذیل ہے۔ بھرتی صبح آٹھ بجے ہوگی (ناظر امور عامہ)

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۱۶-۵-۶۷	منگل	ریسٹ ہاؤس جوہرآباد	سرگودھا
۱۷-۵-۶۷	بدھ	؍؍ میانی	؍؍
۱۹-۵-۶۷	جمعہ	؍؍ بھوانہ	جھنگ
۲۳-۵-۶۷	منگل	یونین کونسل دکھ غلاماں	میانوالی
۲۴-۵-۶۷	بدھ	سکول کوٹ مومن	سرگودھا
۲۵-۵-۶۷	جمعرات	؍؍ چھاودریاں	؍؍
۳۰-۵-۶۷	منگل	ریسٹ ہاؤس روڈا	؍؍

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ولد چوہدری نواب خان صاحب مرحوم آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سابق منیجر ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ کراچی کے لڑکے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب شاہین ملازم ڈسٹرکٹ اینڈ سشن کورٹ کراچی نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم چوہدری شریف احمد صاحب کا اکتوبر ۱۹۵۸ء میں انتقال ہو گیا تھا مرحوم کے نام ایک قطعہ اراضی ۲۱/۴ رقبہ دو کنال واقعہ محلہ دارالصدر ربوہ زیر رہن ہے یہ قطعہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ ۱۔ رشید احمد شاہین ۲۔ وسیم احمد۔ ۳۔ خلیل احمد۔ ۴۔ حفیظ احمد۔ ۵۔ لطیف احمد۔ ۶۔ نسیم احمد پسران۔ ۷۔ عطیہ بیگم۔ ۸۔ نسیم اختر دختران۔ ۹۔ شریفاں بی بی صاحبہ بیوہ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے

ناظم دارالقضاء

عقیدہ قتل مرتد کے خطرناک نتائج!

اخبار نوائے پاکستان اور تحقیقاتی عدالت کا تبصرہ!

(از مکرم محمد عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

اخبارات کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل نے گذشتہ دنوں حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے جو آدمی مرتد ہو جائے اس کو موت کی سزا دی جائے۔ یہ تجویز سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے اس غلط عقیدہ سے جو نتائج برآمد ہوں گے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو آج سے دس سال قبل اخبار نوائے پاکستان نے لکھے تھے۔

"جلسے میں ایک بریلوی مولوی نے تقریر کرتے ہوئے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ سردار جندوڈا خان مرتد ہو گیا ہے اور اس نے بریلوی عقیدہ کو چھوڑ دیا ہے چونکہ اسلام میں مرتد کا قتل جائز ہے اس لئے سردار جندوڈا خان کا قتل بھی جائز اور اسلامی تقاضے کے عین مطابق ہے اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ لوگ سردار جندوڈا خان کے خلاف مشتعل ہو گئے اور ایک دن جب کہ وہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کر رہے تھے دو آدمی کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر مسجد میں آئے اور انہیں بے دردی سے مسجد میں شہید کر دیا گیا۔"

واقعہ قتل اور اس کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے ایڈیٹر نوائے پاکستان لکھتا ہے:۔

(۱) "ہم ارباب حکومت سے یہ کہیں گے کہ خدا کے لئے وہ قوم کو ان خود غرض گروہوں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں جو اسلام اور مذہب کے مقدس نام پر مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہانے کا افسوسناک منصوبہ باندھ رہے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ مسلمان قوم کے کسی مذہبی رہنما یا امام مسجد کو کسی مسلمان کے خلاف کفر کی مشین نہ چلانے دے۔"

(۲) ہم ارباب حکومت سے ایک بار پھر عرض کریں گے کہ وہ ان فتنہ پرور اور فساد انگیز مولویوں کی پشت پناہی نہ کریں جو ملک کو دیوبندی۔ بریلوی۔ جھگڑوں کی آماجگاہ بنا دینا چاہتے ہیں۔ اور جو سادہ لوح مسلمانوں کو علم غیب اور حاضر ناظر کی بھول بھلیوں میں پھنسا کر پوری قوم کو ملیامیٹ کر دینا چاہتے ہیں۔"

(نوائے پاکستان ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ء)

تحقیقاتی عدالت کا تبصرہ

۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیق کرنے والی کمیٹی کے سامنے مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کا رسالہ "الشہاب" جس میں مولوی صاحب نے اسلام میں مرتد کی سزا قتل ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جسے منسٹر داخلہ کے حکم سے ضبط کیا گیا ہے پیش ہوا تو تحقیقاتی عدالت نے لکھا:۔

"ارتداد کے لئے سزائے موت بہت دور رس متعلقات کی حامل ہے اور اس سے اسلام مذہبی جنونیوں کا دین ظاہر ہوتا ہے جس میں حریت فکر مستوجب سزا ہے۔ قرآن تو بار بار عقل و فکر پر زور دیتا ہے رواداری کی تلقین کرتا ہے اور مذہبی امور میں جبر و اکراہ کے خلاف تعلیم دیتا ہے لیکن ارتداد کے متعلق جو عقیدہ اس کتابچے میں پیش کیا گیا ہے وہ آزادی فکر کی جڑ پر ضرب لگا رہا ہے۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۳۷)

وزیر داخلہ کے حکم ضبطی پر تبصرہ کرتے ہوئے عدالت کے جج صاحبان فرماتے ہیں:

"انہوں نے ضرور سوچا ہوگا کہ اس کتابچے کے مصنف نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ اس نظریہ پر مبنی ہے جو عہد نامہ عتیق فقرات ۲۶-۲۷-۲۸ میں مذکور ہے اور جس کے متعلق قرآن کی دوسری سورت کی ۲۵۶ ویں آیت میں چندی سا اشارہ کیا گیا ہے اور نتیجے کا اطلاق اسلام کے ارتداد پر نہیں ہو سکتا اور چونکہ قرآن مجید میں ارتداد پر سزائے موت کی کوئی واضح آیت موجود نہیں اس لئے کتابچے کے مصنف کی رائے بالکل غلط ہے بلکہ اس کے برعکس ایک تو سورہ کافرون کی چھ مختصر آیات اور دوسری سورت کی آیت لا اکراہ کی تہہ میں جو مفہوم ہے اس سے وہ نظریہ بالکل غلط ثابت ہوتا ہے جو "الشہاب" میں قائم کیا گیا ہے۔ سورۃ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ نہیں اس صورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے جو کہ ذہن انسان میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے اور لا اکراہ والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے ذہن انسان کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں کہ جن کو معاشرہ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور لاتعداد خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔ لیکن ہمارے علمائے محققین اسلام کو جنگ جوئی سے کبھی علیحدہ نہیں کریں گے۔"

(رپورٹ صفحہ ۲۳۸)

مولوی ظفر علی خان صاحب نے ہمدرد کے مضامین کا جواب دیتے ہوئے جن میں ثابت کیا گیا تھا کہ مرتد کی سزا قتل نہیں یہ اعتراف کیا تھا کہ:۔

"بلاشبہ یہ صحیح ہے کہ ہمدرد کی پیش کردہ آیات میں مرتد کے لئے سزائے قتل کا ذکر نہیں اور ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ غالباً کسی دوسری آیات میں بھی بالتصریح ایسا حکم نظر نہیں آتا"

(تحقیقاتی عدالت پر ایک نظر صفحہ ۲۳۰)

خوشی کی تقاریب!

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ و اعلیٰ درجاتہٗ فی الجنۃ فرماتے ہیں:۔

"خوشی کی مختلف تقاریب مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔"

ہمارے جملہ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنی ہر خوشی کے موقع پر مساجد ممالک بیرون کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث ہوں۔ نیز ہم اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے حسب ذیل منشاء مبارک کو جلد سے جلد پورا ہوتے دیکھ لیں کہ:۔

"ہم نے غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور (تمام غیر ممالک) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

(قائم مقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قیادت ایثار اور سابقہ ہدایات!

ماہوار رپورٹوں کے جائزہ کے بعد یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مساعی میں غیر معمولی برکت کے لئے ضروری ہے کہ مرکزی ہدایات یا پروگرام کو سامنے رکھ کر کام کیا جائے۔ اگر مقامی حالات کی روشنی میں کمی بیشی کی ضرورت ہو تو اس کے لئے مرکز سے منظوری حاصل کی جائے اور اس کے بعد پروگرام کی تمام شقوں پر متوازن توجہ دینے کی کوشش فرمائی جائے۔ کسی ایک پہلو پر زیادہ زور دینے سے اور کسی پہلو کو کلیۃً نظر انداز کر دینے سے توقع کے مطابق نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

(نائب قائد ایثار)

قرآن سے محبت کرو اور اس پر غور و فکر کی عادت ڈالو

اس کے بغیر نہ خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی عظمت و شوکت اور اسکی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

" جو شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے اس کا علم خواہ کتنا تھوڑا ہو وہ اگر قرآن کریم کے ساتھ مؤانست رکھتا ہے تو اس کا دماغ اپنی ضرورت کے مطابق قرآن کریم سے چیزیں لے لیتا ہے کیونکہ قرآن کریم کی مثال دنیا کی سی ہے جس کے جنگلوں میں تم جاتے ہو اور اپنی ضرورت کے مطابق کوئی نہ کوئی درخت کاٹ لاتے ہو۔ لیکن اس کے اندر پائی جانے والی دھاتوں کی اصلیت تمہیں معلوم نہیں ہوتی۔ اسی طرح قرآنی علوم کو سمجھنے والے افراد قرآن کے سمجھنے میں دوسروں کے ممد تو ہو سکتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم کا قائم مقام قرآن کریم ہی ہے۔ بڑے سے بڑا مفسر بلکہ ایک نبی بھی اس کا مؤید معین اور ناصر تو ہے اُس کا قائم مقام نہیں۔ حتیٰ کہ وہ وجود جو خود قرآن تھا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ وہ زمین جس میں یورنیم پائی جاتی ہے جس سے ایٹم بنتا ہے وہ ساری چیزوں کو نہیں جانتی وہ ماں بھی بچے کو پوری طرح نہیں جانتی جس نے نو ماہ تک بچے کو پیٹ میں رکھا ہو۔ قرآن حکیم کُن ہی ہے اور انسان انسان ہی ہے ہر موقعہ، ہر ضرورت، ہر جذبہ، اور ہر فکر کی تبدیلی پر قرآن اپنے پڑھنے والے کے لئے ایک نیا روپ بدلتا ہے۔ وہ ہر متلاشی کے لئے نیا روپ بدلتا ہے وہ ہر شخص کے لئے نیا دروازہ کھولتا ہے۔ جو اسے حاصل کرنا چاہتا ہے پس قرآن کریم کے ساتھ محبت اور پیار کرو اور اس پر غور اور فکر کی عادت ڈالو۔ اس کے بغیر نہ خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآن کریم کی اسی فضیلت کا اپنے ایک شعر میں اس طرح ذکر فرمایا ہے ؎

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

یعنی پہلے ہم نے یہ سمجھا کہ جس طرح موسیٰ کا عصا ساحروں کے سانپ نگل گیا تھا۔ اسی طرح قرآن کریم بھی اپنے دلائل و براہین اور معجزات و نشانات کے ذریعہ سے دشمنانِ اسلام کے پھیلائے ہوئے جالوں کو تار تار کر دیتا ہے اور اس لحاظ سے اُسے موسیٰ کے عصا کے ساتھ مشابہت ہے لیکن جب ہم نے زیادہ غور کیا اور قرآن کریم کے مطالب پر گہری نگاہ ڈالی تو ہمیں نظر آیا کہ قرآن کریم موسیٰ کے عصا سے لاکھوں گنا بڑھ کر ہے کیونکہ موسیٰ کے عصا سے تو صرف ساحروں کا بھانڈا پھوٹا اور ان کے سانپ فنا ہوئے۔ مگر قرآن کریم نہ صرف دشمنان اسلام کا سر کچلنے کے لئے ہر وقت ایک چوکس اور ہوشیار جرنیل کی طرح اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے بلکہ اس کا ایک ایک لفظ مردوں کو زندہ کرنے والا اور ان کے اندر زندگی کی تازہ روح پھونکنے والا ہے "

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ ص ۳۱۷، ۳۱۸)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے میرے ماموں خواجہ محمد عبداللہ صاحب آف آسنور کشمیر حال راولپنڈی کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد ظفر اللہ تجویز ہوا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(امۃ الودود۔ ربوہ)

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● دمشق ۱۴ رمئی۔ شام نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل اس پر بہت بڑا حملہ کرنے والا ہے اور دونوں ملکوں میں کسی بھی وقت جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شامی فوجیں حملہ کا مقابلہ کرنے اور جارحیت پسندوں کو ان کی سرحد کے اندر سزا دینے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ نازک صورتِ حال سے صدر ناصر کو مطلع کر دیا گیا ہے اور جنگ شروع ہوتے ہی عرب جمہوریہ کی فوجیں شام پہنچنا شروع ہو جائینگی۔ بتایا گیا ہے کہ سرحدوں پر کشیدگی اپنے عروج پر ہے دونوں فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں، اقوام متحدہ کے مبصر صورتِ حال کو قابو میں رکھنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں لیکن اسکے باوجود یہ توقع بہت کم ہے کہ جنگ نہیں ہوگی۔

● نئی دہلی ۱۵ رمئی۔ بھارت کے صنعتی شہر کانپور میں طوفان باد و باراں سے زبردست تباہی ہوئی۔ ۱۲ افراد ہلاک ۲۶ زخمی ہوئے۔ بہت سے مکان گر گئے۔ سینکڑوں کی چھتیں اُڑ گئیں۔ بجلی اور پانی کا انتظام معطل ہو گیا۔ درخت جڑوں سے اُکھڑ گئے اور چھ گھنٹے تک شہر اس ہولناک طوفان کی لپیٹ میں آیا رہا۔ ہوا کی رفتار ۲۰۰ میل فی گھنٹہ سے زیادہ تھی۔

● کراچی ۱۵ رمئی۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ جاپان کے ایک ہفتے کے دورے پر ٹوکیو روانہ ہو گئے جہاں وہ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی تعاون بڑھانے کے بارے میں جاپان کے حکام سے بات چیت کریں گے۔ ٹوکیو جاتے ہوئے وہ بنکاک اور ہانگ کانگ میں بھی ٹھہریں گے۔

واضح رہے کہ چند سال قبل جب صدر ایوب جاپان گئے تھے تو دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کے معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے اس وقت سے دونوں ملکوں میں وزارتی اور افسروں کی سطح پر دوروں کا سلسلہ جاری ہے اور دونوں ملکوں میں اقتصادی تعاون بڑھ رہا ہے۔

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی کی وفات

اخبار پیغام صلح لاہور (۱۱ رمئی) سے معلوم ہوا ہے کہ مکرم خان بہادر میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی مورخہ ۵ رمئی کو لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا متوجہ ہوں

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا مورخہ ۱۵ رمئی تا ۲۲ رمئی ۱۹۶۷ء ہفتہ تحریک جدید منائیں گی جس میں تمام خدام سے دفتر دوم اور دفتر سوم کے وعدہ جات وصول کر کے مرکز میں ارسال کئے جائیں گے۔ پوری کوشش کی جائے کہ ہر خادم کو اس تحریک میں شامل کیا جائے۔

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا)

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے ضروری اطلاع

ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں جمعرات کو چھ بجے شام سے سات بجے شام تک صرف ان بچوں کو چیچک کا پرائمری ٹیکہ ہوا کرے گا جن بچوں کو پہلا ٹیکہ ابھی تک نہیں ہوا جمعرات کے علاوہ ہفتہ کے دوسرے دنوں میں کوئی ٹیکہ نہیں ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

بچوں کے علاوہ عام ٹیکہ کی جب ضرورت ہوگی پروگرام سے مطلع کر دیا جائے گا۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

چندہ تحریک جدید اور دیہاتی جماعتیں

دیہاتی جماعتیں شہری جماعتوں کی نسبت چندہ تحریک جدید کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں آجکل گندم کی برداشت کا وقت ہے اور ان کے لئے موقعہ ہے کہ وہ اپنا سارا چندہ ابھی ادا کر دیں۔ پس جن جماعتوں کا گذارہ زمینداره پر ہے ان کو چاہیئے کہ وہ اپنا چندہ اس وقت ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴